Centre for Peace and Development Initiatives

BUDGET STUDY CENTRE

بجٹ فہمی

بجٹ اصطلاحات کو کیسے سمجھا جائے

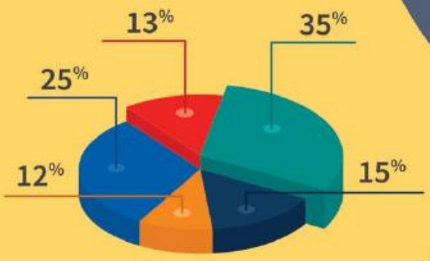

بجٹ فہمی

بجٹ اصطلاحات کو کیسے سمجھا جائے

فہرست

کچھ اس دستاویز کی زبان (Language) سے بارے میں 3
حکومت کے ذرائع آمدن 5
1۔ ٹیکس ریونیو (Tax Revenue) 5
ڈائریکٹ ٹیکس کی اقسام 6
1.1.1 انکم ٹیکس (Income Tax) 6
1.1.2 ورکرز ویلفیئر فنڈ (Workers Welfare Fund) 6
1.1.3 کیپٹل ویلیو ٹیکس (Capital Value Tax) 6
1.2 ان ڈائریکٹ ٹیکس کی اقسام 6
1.2.1 سیلز ٹیکس (Sales Tax) 6
1.2.2 فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی (Federal Excise Duty) 6
1.2.3 کسٹم ڈیوٹی (Custom Duty) 6
ڈائریکٹ ٹیکس اور انڈائریکٹ ٹیکس میں فرق 7
نیچرل گیس ڈیویلپمنٹ سرچارج 7
گیس انفراسٹرکچر ڈیویلپمنٹ سیس (Gas Infrastructure Development Cess) 7
پیٹرولیم لیوی (Petroleum Levy) 7
2۔ نان ٹیکس ریونیو (Non-Tax Revenue) 8
2.1۔ سرکاری ملکیت یا اداروں سے وصولیاں 8
2.1.1 گورنمنٹ اتھارٹیز سے موصول ہونے والا منافع 8
2.1.2 مارک اپ سے حاصل ہونے والی آمدنی 9
2.1.3 حکومتی سرمایہ کاری پر منافع 10
2.2. سول انتظامیہ کی طرف سے موصول ہونے والی آمدن 10
2.2.1 جنرل انتظامی وصولیاں (General Administrative Receipts) 10
2.2.3 امن و امان 11
2.2.6 سماجی خدمات متفرق آمدن 12

2.3. متفرق آمدن 12
2.3.2 آمدن کے دیگر ذرائع 12
2.3.3 آئل اور گیس سیکٹر کی وصولیاں 13
آمدن کی اقسام (وصولیوں کے ماخذ کے لحاظ سے) 14
کیپٹل وصولیاں (Capital Receipt) 14
حکومتی بجٹ 16
قومی مجموعی فنڈ (Federal Consolidated Fund) 17
نیشنل فنانس کمیشن 18
بجٹ کے دو حصے یا قسمیں 19
غیر ترقیاتی بجٹ یا جاری بجٹ Non Development Budget Or Current Budget Or Recurrent Budget 19
ترقیاتی بجٹ Development Budget 19
بجٹ پیکج (Budget Package) 21
بجٹ تخمینہ جات اور نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں کیا فرق ہے : (Budget Estimates and Revised Estimates) 23
بجٹ شفافیت سے کیا مراد ہے؟ What is Budget Transparency 24
بجٹ کوڈنگ سسٹم (Budget Coding System) 26
اوبجیکٹ کوڈ (Object Code) 26
فنکشنل کوڈ 28

کچھ اس دستاویز کی زبان (Language) سے بارے میں

اس کتابچہ کا بنیادی مقصد ابلاغ ہے۔ اسے زیرِ تحریر لاتے ہوئے یہی پیش نظر تھا کہ ایک عام کم پڑھا لکھا شہری بھی بجٹ کے معاملات کو سمجھ سکے (تاہم زیادہ پڑھے لکھے شہری بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں)۔ چنانچہ اس کتابچہ میں مختلف بجٹ اصطلاحات کا زبردستی اردو ترجمہ کرنے کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔ اگر کوئی انگریزی اصطلاح عام طور پر استعمال ہوتی ہے تو اسے ویسے ہی استعمال کیا گیا ہے۔ جہاں کہیں میڈیا وغیرہ میں اردو اصلاحات استعمال ہوتیں ہیں تو کوشش کی گئی ہے کہ اس کے مقابل انگریزی اصطلاح بھی تحریر کر دی جائے تاکہ کہیں شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے۔ ہمارے ہاں ڈویلپمنٹ سیکٹر میں ایک تو اردو زبان کا رجحان تھوڑا کم ہے اور خصوصاً تکنیکی موضوعات (جیسے بجٹ) پر قلم اٹھاتے ہوئے اردو زبان استعمال نہیں کی جاتی۔ اور جہاں کہیں تھوڑی ہمت کر لی جاتی ہے وہاں لکھاری تنقید سے بچنے کیلئے اردو اصلاحات کو ڈھونڈنے میں خاصی توانائی صرف کر دیتے ہیں جس سے اکثر اوقات تحریر بھاری بھر کم ہو جاتی ہے اور ابلاغ عامہ کا مقصد کبھی پورا نہیں ہو پاتا۔

اس کتابچہ کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ حقیقت پیش نظر رہے کہ اس کا مقصد اردو ادب میں اضافہ نہیں بلکہ قومی معاملات کے بارے میں شہریوں میں آگاہی پیدا کرنا اور بجٹ جیسے موضوعات پر مزید سیکھنے کا شوق پیدا کرنا ہے۔

یہ مختصر کتابچہ ان افراد کیلئے تیار کیا گیا ہے جو بجٹ کے معاملات میں اپنی سوجھ بوجھ بڑھانا چاہتے ہیں۔ اس کا مقصد یہی ہے کہ بجٹ کی مشکل اصطلاحات کی وضاحت سادہ اور عام فہم انداز میں کر دی جائے تاکہ قارئین بجٹ کی کتابوں اور بجٹ سے متعلق میڈیا رپورٹوں کو باآسانی سمجھ سکیں۔ اس کتابچہ کو مزید مؤثر بنانے کیلئے آپ کی آراء کا انتظار رہے گا۔

عامر اعجاز

بجٹ سٹڈی سینٹر

Government Receipts

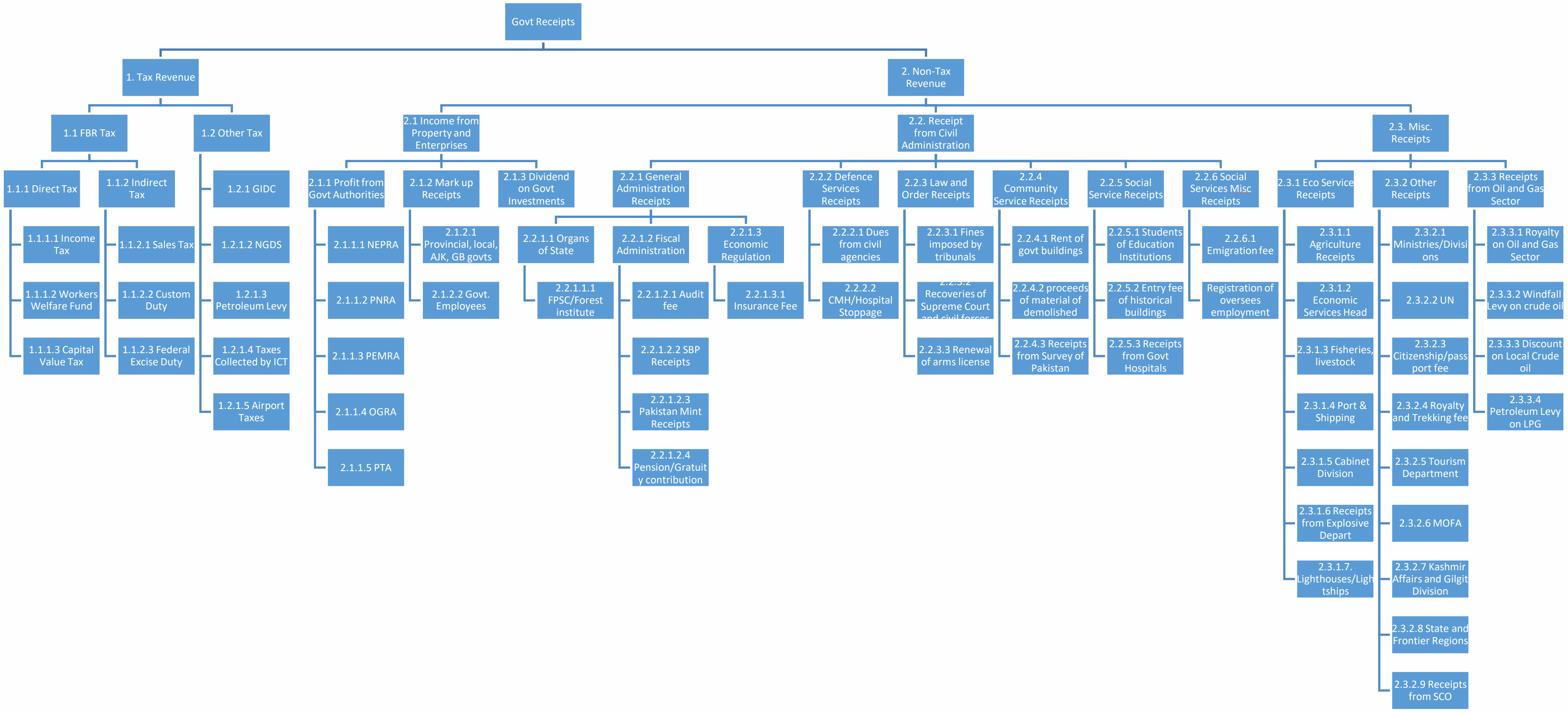

حکومت کے ذرائع آمدن

حکومت کے ذرائع آمدن کو ہم دو بڑے حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

1۔ ٹیکس ریونیو(Tax Revenue)

2۔نان ٹیکس ریونیو(Non-Tax Revenue)

1۔ ٹیکس ریونیو(Tax Revenue)

پاکستان میں ٹیکس جمع کرنے کی بڑی ذمہ داری فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آرFBR) کے پاس ہے۔ملک کا تقریباً85 فیصد ٹیکس ایف بی آر ہی اکٹھا کرتا ہے۔یہ جمع کردہ ٹیکس پھر ایک فارمولے کو تحت وفاقی اور صوبائی حکومتوں میں تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ یہ حکومتیں اپنا نظم و نسق چلا سکیں اور عوامی بہبود کے منصوبوں کو مکمل کر سکیں۔اس فارمولے یا انتظام کو نیشنل فنانس کمیشن ایوارڈ کہتے ہیں۔

ٹیکس ریونیو کو ہم دو بڑے حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ڈائریکٹ ٹیکس جیسا کہ انکم ٹیکس، ورکرز ویلفیئر فنڈ یا پھر کیپٹل ویلیو ٹیکس۔

اسی طرح ان ڈائریکٹ ٹیکس(Indirect Tax) کی بھی کئی اقسام ہو سکتی ہیں جیسا کہ سیلز ٹیکس، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی اور کسٹم ڈیوٹی۔

ایف بی آر کے علاوہ بھی وفاقی سطح پر کچھ اور اداروں کو ٹیکس جمع کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔کیا آپ کے ذہن میں اس کی کوئی مثال آتی ہے؟

وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل کے پاس بھی ٹیکس اکٹھا کرنے کا انتظام ہے۔جیسے

(i) گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس(Gas Infrastructure Development Cess)

(ii) نیچرل گیس ڈیویلپمنٹ سرچارج(National Gas Development Surcharge)

اس کے علاوہ اسلام آباد کی انتظامیہ اپنی حدود کے اندر ٹیکس اکٹھا کرتی ہے یا پھر ایئرپورٹ ٹیکس کا انتظام سول ایوی ایشن اتھارٹی کے پاس ہے۔یہ تمام وفاقی ٹیکس ہیں اور یہ وفاقی مجموعی فنڈ(Federal Consolidated Fund) کا حصہ ہیں۔

ڈائریکٹ ٹیکس کی اقسام

1.1.1 انکم ٹیکس(Income Tax)

انکم ٹیکس افراد یا کاروباری اداروں کی آمدنی پر لگایا جاتا ہے۔ یہ ایک پراگریسو(Progressive)نوعیت کا ٹیکس ہے۔ یعنی جوں جوں آپ کی آمدنی بڑھتی ہے ٹیکس کی شرح میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ انکم ٹیکس حکومت پاکستان کی آمدنی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ایسے افراد جن کی سالانہ آمدنی 4 لاکھ روپے سے کم ہے ان پر انکم ٹیکس لاگو نہیں ہوتا۔ تاہم آمدنی کی یہ حد تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

1.1.2 ورکرز ویلفیئر فنڈ(Workers Welfare Fund)

ورکر ویلفیئر فنڈ کمپنیوں پر لاگو ہوتا ہے۔ ہر کاروباری ادارہ جس کی سالانہ آمدنی 5 لاکھ روپے سے زائد ہے اپنی آمدن کا 2 فیصد ورکر ویلفیئر فنڈ میں جمع کرائے گا۔ ورکرز ویلفیئر فنڈ کا انتظام ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ کی وزارت کے پاس ہے۔

1.1.3 کیپٹل ویلیو ٹیکس(Capital Value Tax)

کیپٹل ویلیو ٹیکس غیر منقولہ جائیداد (زمین، گھر وغیرہ) کی خرید و فروخت پر عائد ہوتا ہے۔

1.2 ان ڈائریکٹ ٹیکس کی اقسام

1.2.1 سیلز ٹیکس(Sales Tax)

سیلز ٹیکس اشیاء اور خدمات(Goods & Services)کی خریداری پر لاگو ہوتا ہے۔ پاکستان میں اس کی عمومی شرح 17 فیصد ہے۔

1.2.2 فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی(Federal Excise Duty)

فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی مخصوص قسم کے سامان کی تیاری، درآمد اور خدمات پر لاگو ہوتی ہے۔ اس بات کا فیصلہ وفاقی حکومت کرتی ہے کہ کن اشیاء یا خدمات پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی عائد کی جائے گی اور اس کی شرح کیا ہوگی۔ جہاز کی ٹکٹ، سگریٹ، ریلوے کی ٹکٹ (اپر کلاس) وغیرہ پر ایکسائز ڈیوٹی عائد کی جاتی ہے۔

1.2.3 کسٹم ڈیوٹی(Custom Duty)

کسٹم ڈیوٹی اشیاء کی درآمد اور برآمد پر عائد کی جاتی ہے۔ حکومت کے ریونیو کو بڑھانے کے علاوہ کسٹم ڈیوٹی کا مقصد اشیاء کی ترسیل کو ریگولر کرنا اور قومی صنعت کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔

ڈائریکٹ ٹیکس اور انڈائریکٹ ٹیکس میں فرق

ڈائریکٹ ٹیکس وہ ٹیکس ہوتے ہیں جو آپ کی آمدنی پر لگتا ہے اور جسے آپ براہِ راست حکومت کے خزانے میں جمع کراتے ہیں جیسا کہ انکم ٹیکس۔ آپ کے دفتر کا اکاؤنٹنٹ آپ کی تنخواہ سے ٹیکس کاٹ لیتا ہے اور حکومت کو جمع کرا دیتا ہے۔ یہ ڈائریکٹ ٹیکس کی ہی ایک قسم ہے۔

انڈائریکٹ ٹیکس کا تعلق آپ کی آمدنی سے نہیں ہوتا۔ یہ ٹیکس آپ کی آمدنی پر نہیں لگتا بلکہ آپ کے اخراجات پر لگتا ہے۔ مثلاً آپ نے بازار سے ایک موبائل فون خریدا اور اس پر سیلز ٹیکس ادا کیا۔ یہ سیلز ٹیکس آپ کو اسی وقت ادا کرنا ہے جب آپ خریداری کر رہے ہیں۔ اگر آپ خریداری نہیں کرتے تو آپ سے یہ ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔ اس کے برعکس انکم ٹیکس آپ کی آمدن پر براہِ راست لگتا ہے اور یہ آپ کو ہر صورت ادا کرنا ہے چاہے آپ کوئی خریداری کریں یا نہ کریں۔

اب تک ہم نے کچھ نئی اصلاحات استعمال کی ہے، آگے بڑھنے سے پہلے ضروری ہے کہ ان کو بھی سمجھ لیں۔

نیچرل گیس ڈیویلپمنٹ سرچارج

ہر گیس کمپنی قدرتی گیس کی فروخت پر ہونے والے منافع سے وفاقی حکومت کو ٹیکس ادا کرتی ہے جسے نیچرل گیس ڈیویلپمنٹ سرچارج کہا جاتا ہے۔ یہ ٹیکس ایک فارمولے کے تحت صوبائی حکومتوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

گیس انفراسٹرکچر ڈیویلپمنٹ سیس(Gas Infrastructure Development Cess)

گیس کمپنیوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ گیس کے کمرشل اور صنعتی صارفین سے یہ ٹیکس اکٹھا کر کے وفاقی حکومت کو جمع کرائیں۔ یہ ٹیکس ایران-پاکستان پائپ لائن، ترکمانستان-افغانستان-پاکستان-انڈیا(TAPI) پائپ لائن اور اس طرح کے دوسرے منصوبوں کی تکمیل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

ٹیکس اور سیس میں کیا فرق ہے؟

سیس بھی ایک قسم کا ٹیکس ہے جو کسی مخصوص منصوبہ کی تکمیل کیلئے عائد کیا جاتا ہے۔ منصوبہ مکمل ہونے کے بعد یہ ٹیکس ختم کر دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ GIDC ایک خاص مقصد کیلئے اکٹھا کیا جاتا ہے۔

پیٹرولیم لیوی(Petroleum Levy)

پیٹرولیم پراڈکٹ پر حکومت کی طرف سے فی لیٹر کے حساب سے ٹیکس لگایا جاتا ہے جسے پیٹرولیم لیوی کہتے ہیں۔ اس ٹیکس کی شرح تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ آجکل اس کی شرح تقریباً 30 روپے فی لیٹر ہے۔

ٹیکس اور لیوی میں کیا فرق ہے؟

لیوی بھی ایک قسم کا ٹیکس ہی ہوتا ہے لیکن اس کی نوعیت عام ٹیکس سے قدرے مختلف ہوتی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ٹیکس (جیسا کہ انکم ٹیکس) ایک خاص شرح کے حساب سے کاٹا جاتا ہے۔ آپ کی انکم بڑھنے یا کم ہونے سے آپ کا کاٹا جانے والا ٹیکس بھی کم یا زیادہ ہو جاتا ہے۔ جبکہ لیوی کی مقدار ایک بار حساب لگا کر مقرر کر دی جاتی ہے۔ اس کے بعد اشیاء کی قیمت کے اوپر نیچے ہونے سے لیوی کی مقدار پر اس وقت تک فرق نہیں پڑتا جب تک حکومت لیوی کی مقدار دوبارہ سے مقرر نہ کرے۔

2۔ نان ٹیکس ریونیو (Non-Tax Revenue)

اب آیئے ذرا نان ٹیکس ریونیو کی بھی بات کر لیں۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ نان ٹیکس ریونیو حکومتی آمدنی کا حصہ ہے لیکن یہ ٹیکس نہیں ہوتا۔ نان ٹیکس ریونیو مختلف قسم کے ہوسکتے ہیں۔

2.1 سرکاری اراضی یا اداروں سے وصولیاں (مثلاً حکومت کا 4G لائسنس فروخت کرنے پر حاصل ہونے والی آمدن)

2.2 سول انتظامیہ کی طرف سے موصول ہونے والی آمدن (مثلاً ٹریفک چالان کی مد میں جمع کی گئی رقم)

2.3 متفرق آمدنی کے ذرائع (مثلاً پاسپورٹ فیس)

اب ہم نان ٹیکس ریونیو کی اقسام کو قدرے تفصیل سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

2.1۔ سرکاری ملکیت یا اداروں سے وصولیاں

اس کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں۔ مثلاً سرکاری زمینوں سے حاصل ہونے والی آمدنی، سرکاری ریگولیٹری اتھارٹی کا منافع، صوبائی حکومتوں، آزاد کشمیر کی حکومت یا دوسرے سرکاری اداروں اور مقامی حکومتوں کو دیئے جانے والے قرضہ جات پر سود کی ادائیگی یا حکومت کی طرف سے مختلف مالیاتی اداروں میں کی جانے والی سرمایہ کاری پر حاصل ہونے والا منافع۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2.1.1 گورنمنٹ اتھارٹیز سے موصول ہونے والا منافع

مختلف ریگولیٹری اتھارٹی مثلاً پیمرا (PEMRA)، نیپرا (NEPRA)، اوگرا (OGRA) وغیرہ لائسنس کے اجراء کی صورت میں فیس وصول کرتی ہیں یا قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں جرمانے عائد کرتی ہیں۔ یہ ادارے اپنے اخراجات کو پورا کرنے کے بعد باقی رقم قومی خزانے میں جمع کرا دیتے ہیں۔

2.1.1.1 نیپرا(NEPRA) ایک قومی ادارہ ہے جس کا کام صارفین کو بجلی کی فراہمی یقینی بنانا ہے۔ یہ ادارہ بجلی کی پیداوار (Generation)، اس کی تقسیم (Distribution) اور ترسیل (Transmission) کے لئے لائسنس جاری کرتا ہے اور ان لائسنسوں کے لئے فیس وصول کرتا ہے۔

2.1.1.2 پاکستان نیوکلیئر ریگولیٹری اتھارٹی (Pakistan Nuclear Regulatory Authority) کا کام نیوکلیئر سیفٹی اور ریڈی ایشن سے تحفظ کے کام کی نگرانی کرنا ہے۔ یہ ادارہ ریڈیو تھراپی اور نیوکلیئر کارڈیالوجی جیسے اداروں سے لائسنس فیس وصول کرتا ہے۔

2.1.1.3 پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (PEMRA)

پیمرا ایف ایم ریڈیو، سیٹلائیٹ ٹی وی، کیبل ٹی وی اور موبائل ٹی وی وغیرہ سے لائسنس فیس وصول کرتا ہے۔

2.1.1.4 آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی (OGRA)

اوگرا آئل مارکیٹنگ کمپنیوں، گیس کی تقسیم کار کمپنیوں (مثلاً SNGPL) کھاد بنانے والی پلانٹ کو لائسنس جاری کرتا ہے۔

2.1.1.5 پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن نیٹ ورک (PTA)

پی ٹی اے مختلف ٹیلی کام کمپنیوں کو لائسنس کے اجراء اور ان کی تجدید (Renew) کے لئے فیس وصول کرتا ہے۔

2.1.2 مارک اپ سے حاصل ہونے والی آمدنی

2.1.2.1 حکومتوں اور سرکاری اداروں کو قرضہ

وفاقی حکومت مختلف صوبائی حکومتوں، حکومت آزاد کشمیر و گلگت بلتستان، سرکاری اداروں اور مقامی حکومتوں کو قرض دیتی ہے تاکہ وہ عوامی اہمیت کے ترقیاتی منصوبوں کو مکمل کر سکیں۔ یہ قرضہ جات دو قسم کے ہو سکتے ہیں۔ (i) کیش ڈویلپمنٹ لون (Cash Development Loan) جو کہ وفاقی حکومت براہِ راست اپنے وسائل سے دیتی ہے۔ کیش ڈویلپمنٹ قرضہ جات کی واپسی کی مدت عام طور پر 25 سال ہوتی ہے۔

(ii) فارن ری لینٹ لون (Foreign Relent Loan) یعنی ایسے بیرونی قرضہ جات جو وفاقی حکومت لیتی ہے اور پھر اسے صوبائی حکومتوں یا مقامی حکومتوں کو دیتی ہے۔

ایسے قرضے عام طور پر بیرونی ایجنسیوں سے کم شرح سود پر لیے جاتے ہیں اور صوبائی اور مقامی حکومتوں کو زیادہ شرح سود پر دیئے جاتے ہیں۔

2.1.2.2 اس کے علاوہ وفاقی حکومت سرکاری ملازمین کو گھر بنانے یا گاڑی / موٹر سائیکل خریدنے کیلئے بھی قرضے دیتی ہے اور اس پر مارک اپ وصول کرتی ہے۔

2.1.3 حکومتی سرمایہ کاری پر منافع

حکومت مختلف مالیاتی اداروں کے شیئرز میں سرمایہ کاری کرتی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے منافع بخش ادارے بھی چلاتی ہے (مثلاً پاکستان سٹیٹ آئل) ایسی سرمایہ کاری سے حکومت کو منافع حاصل ہوتا ہے۔

2.2.1.1.1 ایف پی ایس سی (FPSC) کے تحت مختلف مقابلے کے امتحانوں میں شریک ہونے والے امیدواروں کی طرف سے جمع کرائی جانے والی فیس یا پاکستان فوریسٹ انسٹیٹیوٹ کی ٹیوشن فیس وغیرہ۔

2.2 سول انتظامیہ کی طرف سے موصول ہونے والی آمدن

2.2.1 جنرل انتظامی وصولیاں (General Administrative Receipts)

2.2.1.1 آرگنز آف اسٹیٹ (Organs of State)

2.2.1.2 مالی انتظامی وصولیاں (Fiscal Administration)

2.2.1.2.1 آڈٹ فیس (Audit Fee)

ایسے خود مختار ادارے اور کارپوریشن جو کہ آڈیٹر جنرل کے عمومی دائرہ کار میں نہیں آتے ان سے آڈٹ کروانے کی فیس لی جاتی ہے۔ یہ فیس سرکاری خزانے میں جمع کرا دی جاتی ہے۔

2.2.1.2.2 بنک دولت پاکستان (State Bank of Pakistan)

سٹیٹ بنک کو حاصل ہونے والا منافع ریزرو فنڈ کی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد وفاقی حکومت کو منتقل کر دیا جاتا ہے۔

2.2.1.2.3 پاکستان منٹ سے آمدن

پاکستان منٹ اپنے سکریپ سے فروخت ہونے والی آمدن حکومتی خزانے میں جمع کراتا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان منٹ مختلف کھیلوں کے مقابلوں، وزارت دفاع اور تعلیمی اداروں کیلئے میڈل بناتا ہے اور اس کی فیس وصول کرتا ہے۔

2.2.1.2.4 پنشن اور گریجویٹی فنڈ میں حصہ

وہ ادارے جہاں وفاقی حکومت کے ملازمین ڈیپوٹیشن پر ہوتے ہیں وہ ڈیپوٹیشن کی مدت کے دوران پنشن کی مد میں حکومت خزانے میں رقم جمع کراتے ہیں۔

2.2.1.3 معاشی ضابطے(Economic Regulation)

2.2.1.3.1 مختلف انشورنس کمپنیوں کی طرف سے جمع کرائی گئی فیس اس زمرے میں آتی ہے۔ اس کے علاوہ ٹریڈ مارک رجسٹریشن، اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی(Anti Dumping Duty)وغیرہ سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی اسی زمرے میں آتی ہے۔

2.2.2 ڈیفنس سروس سے حاصل ہونے والی وصولیاں

2.2.2.1 مختلف سول ادارے فوجی اداروں کی خدمات حاصل کرنے کیلئے فیس ادا کرتے ہیں یہ آمدن اسی زمرے میں آتی ہے۔ مثال کے طور پر افواج پاکستان سے ہوابازی کی خدمات،

2.2.2.2 اس کے علاوہ جب سول مریض فوجی ہسپتالوں میں علاج کیلئے فیس ادا کرتے ہیں۔ اس فیس کا ایک حصہ وفاقی حکومت کو جاتا ہے۔

2.2.3 امن وامان

2.2.3.1 مختلف فیڈرل سروسز ٹریبونل، انکم ٹیکس ٹریبونل، ڈرگ کورٹ وغیرہ کے طرف سے عائد کردہ جرمانے،

2.2.3.2 سپریم کورٹ کی طرف سے وصولی

2.2.3.3 اسلحے کے لائسنس کا اجراء اور تجدید،

2.2.4 کمیونٹی سروسز(Community Services)سے حاصل ہونے والی وصولیاں،

2.2.4.1 سرکاری عمارتوں، اراضی، گیسٹ ہاؤس، ہاسپٹل سے ہونے والی آمدن

2.2.4.2 منہدم شدہ سرکاری عمارتوں کے ملبے کے فروخت سے ہونے والی آمدنی،

2.2.4.3 سروے آف پاکستان کی مطبوعات کی فروخت سے وصولیاں

2.2.5 سماجی خدمات سے حاصل ہونے والی آمدن،

2.2.5.1 سرکاری تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے طلباء کی طرف سے جمع کرائی جانے والی فیس،

2.2.5.2 تاریخی اور آثار قدیمہ کی عمارتوں میں داخلہ فیس،

2.2.5.3 سرکاری ہسپتالوں میں علاج کے اخراجات کی ادائیگی وغیرہ۔

2.2.6 سماجی خدمات متفرق آمدن

2.2.6.1 بیرون ملک کام کرنے والے پاکستانیوں کی جانب سے جمع کرائی گئی امیگریشن فیس،

2.2.6.2 اوورسیز ایمپلائمنٹ ایجنسیوں کی جانب سے ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ ڈویژن کو جمع کرائی گئی رجسٹریشن فیس، ٹریڈیونین رجسٹریشن فیس۔

2.3. متفرق آمدن

2.3.1 اکنامک سروس کے تحت وصولیاں

2.3.1.1 جانوروں کی درآمد / برآمد کے وقت ان کو قرنطینہ (Quarantine) میں رکھنے کی فیس پر ٹیکس نیشنل فوڈ اینڈ ریسرچ ڈویژن کو جمع کرائی جاتی ہے۔

2.3.1.2 اسلام انتظامیہ کی طرف سے اکٹھی کی جانے والی زرعی فارمز کی فیس کی مد میں وصولیاں،

2.3.1.3 وفاقی دارالحکومت کی حدود میں ماہی پروری، مویشیوں کی افزائش نسل، اور دودھ کی پیداوار بڑھانے کیلئے مختلف سرگرمیوں پر عائد کی جانے والی فیس،

2.3.1.4 پورٹ اینڈ شپنگ محکمے کی جانب سے بندرگاہوں کی دیکھ بھال، جہازوں کے لنگرانداز کرنے کی فیس،

2.3.1.5 سرکاری مطبوعات کی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدن،

2.3.1.6 دھماکہ خیز مواد بنانے والی کمپنیوں سے موصول ہونے والی لائسنس فیس۔

2.3.1.7 مرکنٹائن میرین ڈیپارٹمنٹ کراچی کی طرف سے وصول کردہ سروے اور رجسٹریشن فیس۔ شپنگ کمپنیوں کی طرف سے ادا کردہ کارگو فیس، شپنگ کمپنیوں کی طرف سے ادا کردہ لائٹ ہاؤس چارجز

2.3.2 آمدن کے دیگر ذرائع

2.3.2.1 مختلف وزارتوں، ڈویژنوں اور محکموں کی طرف سے متفرق وصولیاں مثلاً وورکنگ وومن ہاسٹل، نادرا وغیرہ۔

2.3.2.2 پاکستانی فوجی دنیا بھر میں اقوام متحدہ کے تحت بحالی امن کی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ ان خدمات کے صلے میں اقوام متحدہ کی جانب سے حاصل ہونے والی فیس

2.3.2.3 پاسپورٹ فیس، ویزا فیس

2.3.2.4 وہ غیر ملکی سیاح جو پاکستان کی حدود میں واقع 7000 میٹر سے زائد بلندی کی پہاڑی چوٹی سر کرنا چاہتے ہیں حکومت کو رائلٹی ادا کرتے ہیں۔ 7000 میٹر سے کم بلندی کی پہاڑی چوٹیوں کو سر کرنے کیلیئے ٹریکنگ فیس عائد کی جاتی ہے۔

2.3.2.5 ٹورازم کا محکمہ مختلف ٹورازم کمپنیوں، ہوٹلوں اور ٹریول ایجنسیوں کو لائسنس جاری کرنے اور اس کی تجدید کیلیئے فیس عائد کرتا ہے۔

2.3.2.6 بیرون ملک واقع پاکستانی ایمبیسیوں کی طرف سے استعمال شدہ سامان کے نیلام کرنے سے ہونے والی وصولیاں۔ پاکستان ایمبیسی کے ملازمین کی تنخواہ سے کاٹا جانے والا انکم ٹیکس اور جی پی فنڈ وغیرہ۔

2.3.2.7 کشمیر اور گلگت بلتستان کی حدود میں موٹر گاڑیوں کی رجسٹریشن، جنگلات سے آمدنی، زرعی آمدنی، سرکاری عمارتوں کا کرایہ، بجلی کا معاوضہ اور دوسرے ان ڈائریکٹ ٹیکس وفاقی حکومت کو خزانے میں جمع کرائے جاتے ہیں۔

2.3.2.8 آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان میں کام کرنے والی سپیشل کمیونیکیشن آرگنائزیشن (Special Communication Organization) کی آمدن۔

2.3.3 آئل اور گیس سیکٹر کی وصولیاں

2.3.3.1 وفاقی حکومت تیل اور گیس پر رائلٹی اکٹھا کرتی ہے تاہم یہ آمدن وفاقی مجموعی فنڈ کا حصہ نہیں بنتی۔ آئین کے آرٹیکل (1)161 کے تحت یہ آمدن اسی صوبہ کا حصہ ہے جہاں تیل یا گیس کا ماخذ واقع ہے۔

2.3.3.2 تیل کی کھدائی اور پیداوار کی پالیسی 2012 (Oil Exploration and Production Policy 2012) تیل اور گیس کی کھدائی اور پیداوار پر رائلٹی عائد کرتی ہے۔ یہ رائلٹی تیل کی قیمت کا 12.5 فیصد ہے جو کہ وفاقی حکومت وصول کرتی ہے اور متعلقہ صوبائی حکومتوں کو ادا کر دی جاتی ہے۔

2.3.3.3 خام تیل پر ونڈفال لیوی (Windfall Levy)

ونڈفال لیوی خام تیل پر عائد کی جاتی ہے۔ اس سے حاصل ہونے والی رقم وفاقی اور متعلقہ صوبائی حکومت میں برابر تقسیم کی جاتی ہے۔

2.3.3.4 مقامی خام تیل پر رعائیت (Discount on Local Grade Oil)

تیل اور گیس کی کھدائی کا کام مختلف کمپنیاں پٹرولیم کنسیشن ایگریمنٹ (Petroleum Concession Agreement) کے تحت کرتی ہیں۔ ان کمپنیوں اور ریفائنریزی کے درمیان مختلف قسم کے معاہدے موجود ہیں اور ان معاہدوں میں کئی سنگ میل ایسے ہیں جن کے پورا ہونے پر آئل کمپنیاں ریفائنریزی کو تیل کی قیمت میں چھوٹ (Discount) دیتی ہیں۔ یہ چھوٹ یا ڈسکاؤنٹ کی رقم ریفائنریزی کے پاس رہتی ہے جو کہ وفاقی حکومت کے خزانے میں جمع کرادی جاتی ہے۔

آمدن کی اقسام (وصولیوں کے ماخذ کے لحاظ سے)

آمدن کو دو بڑی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

ریونیو وصولیاں Revenue Receipt

کیپٹل وصولیاں Capital Receipt

آیئے ان دونوں کا فرق سمجھ لیں۔

وفاقی حکومت کی آمدن کا بڑا حصہ ریونیو آمدن پر مشتمل ہوتا ہے۔ ریونیو آمدن کو مزید دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(i) ٹیکس ریونیو (ii) نان ٹیکس ریونیو

اس کے بارے میں تفصیل ہم گزشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں۔

کیپٹل وصولیاں (Capital Receipt)

اس کی کئی اقسام ہو سکتی ہیں جیسے صوبائی اور مقامی حکومتوں سے قرضہ جات اور پیشگی (Advance) کی واپسی۔ مختلف مالیاتی انتظامات کے ذریعے قرضہ جات کا حصول (مثلاً پرائز بانڈ، سیونگ سرٹیفیکیٹ وغیرہ)۔ پرائیویٹائزیشن سے حاصل ہونے والی آمدن۔ حکومت کو حاصل ہونے والی ایسی تمام وصولیاں جو اس کو ذمہ داری میں اضافہ کریں (مثلاً قرضہ) یا اس کے اثاثے کم کرے (مثلاً پرائیویٹائزیشن) کیپیٹل وصولیوں کے زمرے میں آئیں گی۔

ٹیکس اور ڈیوٹی میں فرق

ڈیوٹی ایک قسم کا ٹیکس ہوتی ہے جو درآمدات، برآمدات، مصنوعات کی تیاری اور مالی لین دین (Financial Transactions) پر عائد کی جاتی ہے۔ مثلاً کسٹم ڈیوٹی، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی۔ ڈیوٹی صرف وفاقی حکومت ہی عائد کرسکتی ہے۔

اب تک حاصل کیے گئے علم کی روشنی میں کیا آپ وفاقی حکومت کے محاصل(Receipts) کی درج ذیل سمری پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں؟

RECEIPTS - SUMMARY

(Rs in million)

Object Code		Description	Budget Estimates 2019-20	Revised Estimates 2019-20	Budget Estimates 2020-21
		Federal Consolidated Fund (5+6-10)	7,260,620	6,130,907	7,248,478
B	1	Tax Revenue Receipts	5,822,160	4,208,459	5,464,300
		FBR Taxes	5,555,000	3,908,000	4,963,000
		Direct Taxes	2,081,945	1,623,000	2,043,000
		Indirect Taxes	3,473,055	2,285,000	2,920,000
		Other Taxes	267,160	300,459	501,300
C	2	Non-Tax Receipts	894,464	1,296,030	1,108,926
C01		Income from Property and Enterprise	269,582	243,187	210,708
C02		Receipts from Civil Administration etc.	430,961	809,666	645,616
C03		Miscellaneous Receipts	193,921	243,177	252,602
	3	Total Revenue Receipts (1+2)	6,716,624	5,504,488	6,573,226
E	4	Capital Receipts	766,198	755,579	1,326,052
E02		Recovery of Loans and Advances	183,520	131,713	147,167
E03		Domestic Debt Receipts (Net)	582,677	623,866	1,178,885
	5	Total Internal Receipts (3+4)	7,482,822	6,260,067	7,899,279
	6	External Receipts	3,032,325	2,272,920	2,222,919
		Loans	2,990,579	2,181,202	2,157,500
		Grants	27,950	32,490	20,667
		Project Loans & Grants Outside PSDP	13,796	59,228	44,751
	7	Total Internal and External Receipts (5+6)	10,515,146	8,532,987	10,122,197
	8	Public Accounts Receipts (Net)	250,754	421,274	215,618
		Deferred Liabilities (Net)	278,628	430,341	227,278
		Deposit and Reserves (Net)	(27,875)	(9,067)	(11,660)
	9	Gross Federal Resources (7+8)	10,765,900	8,954,261	10,337,815
	10	Less Provincial Share in Federal Taxes	3,254,526	2,402,080	2,873,719
	11	Net Federal Resources (9-10)	7,511,374	6,552,181	7,464,096
	12	Cash Balance built up by the Provinces	422,995	-80,664	242,472
	13	Privatization Proceeds	150,000	150,000	100,000
	14	Credit from Banking Sector	338,996	1,723,815	979,385
	15	Total-Resources (11+12+13+14)	8,423,366	8,345,332	8,785,954

حکومتی بجٹ

اب ہم حکومتی بجٹ کا قدرے تفصیل سے جائزہ لیتے ہیں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں پاکستان میں حکومت تین سطحوں پر قائم ہے۔

1۔ وفاقی حکومت

2۔ صوبائی حکومت

3۔ ضلعی حکومت

یہ تینوں حکومتیں اپنی اپنی جگہ پر بجٹ بناتی ہیں۔

وفاقی، صوبائی اور ضلعی بجٹ میں فرق

پاکستان میں حکومت 3 سطحوں پر قائم ہے، یعنی وفاقی صوبائی اور ضلعی حکومت۔ یہ تینوں حکومتیں اپنی اپنی جگہ پر کاروبار حکوت چلانے کے لیے بجٹ بناتی ہیں، یعنی وفاقی بجٹ، صوبائی اور ضلعی بجٹ

وفاقی بجٹ کا دائرہ کار پورے ملک پر پھیلا ہوتا ہے۔ جب کہ صوبائی بجٹ کا دائرہ کار ایک صوبہ اور ضلعی بجٹ کا دائرہ کار ایک ضلع ہوتا ہے۔ اِن تینوں قسم کے بجٹ میں آمدنی کے ذرائع کچھ مختلف ہوتے ہیں۔ وفاقی بجٹ میں آمدنی کے ذرائع ٹیکس، نان ٹیکس اور قرضہ جات ہیں۔ اِن ٹیکسوں میں براہِ راست ٹیکس (Direct Tax) اور بالواسطہ ٹیکس (Indirect Tax)) شامل ہیں۔ براہِ راست ٹیکس کی ایک مثال انکم ٹیکس ہے، جبکہ بالواسطہ ٹیکس کی مثال سیلز ٹیکس ہے۔ اس کے متعلق تفصیل ہم پچھلے صفحات میں پڑھ چکے ہیں۔

جہاں تک قرضہ جات کا تعلق ہے تو اس میں اندرونی اور بیرونی قرضہ جات شامل ہیں۔ بیرونی قرضہ کی مثال حکومت کا آئی ایم ایف سے قرضہ لینا ہے۔

کیا آپ اندرونی قرضہ کی کوئی مثال دے سکتے ہیں؟

حکومت کا پرائز بانڈ بیچ کر پیسے اکٹھے کرنا اندرونی قرضہ کی مثال ہے۔ بڑے سادہ الفاظ میں دیکھیں تو جب حکومت آپ کو سو روپے کا پرائز بانڈ ایشو کرتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ حکومت آپ سے سو روپے کا قرضہ لے کر پرائز بانڈ کی صورت میں ایک رسید دیتی ہے۔ آپ کسی بھی وقت وہ رسید دے کر اپنا سو روپیہ واپس لے سکتے ہیں۔

تو مختصر یہ کہ وفاقی بجٹ کا دائرہ کار پورا ملک ہوتا ہے۔ اور اس میں آمدنی کے دو بڑے ذرائع ہوتے ہیں۔

1۔ ٹیکس ریونیو

2۔ نان ٹیکس ریونیو

اگر ان ذرائع سے بجٹ متوازن نہ ہوتا ہو (یعنی اخراجات آمدن سے زیادہ ہوں) تو حکومت کو قرض لینا پڑتا ہے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کی آمدن کا تیسرا ذریعہ قرضہ ہے۔

3. قرضہ جات

صوبائی بجٹ کا دائرہ ایک صوبہ ہوتا ہے۔ یہاں آمدنی کے ذرائع میں صوبائی ٹیکس اور وفاقی حکومت کی طرف سے ملنے والی رقم شامل ہے۔ صوبائی حکومت کو بعض مخصوص حالات میں ہی بیرونی قرضہ جات کی اجازت ہوتی ہے۔

ضلعی بجٹ یا لوکل گورنمنٹ کا دائرہ کار ایک ضلع کی حد تک ہوتا ہے۔ لوکل گورنمٹ کے آمدنی کے اپنے ذرائع تو بہت کم ہوتے ہیں جبکہ اسے حکومتی کاروبار چلانے کے لئے زیادہ تر ذرائع صوبوں کی جانب سے منتقل ہوتے ہیں۔

وفاقی حکومت سے صوبائی حکومت کو رقوم کی منتقلی کیسے ہوتی ہے، درج ذیل سیکشن اسی بارے میں بات کرتا ہے۔

قومی مجموعی فنڈ (Federal Consolidated Fund)

آئین کا آرٹیکل 78 فیڈرل کنسالیڈیٹ فنڈ کی وضاحت کرتا ہے۔ وفاقی حکومت کے وصول شدہ تمام محاصل (Receipts) اس حکومت کے جاری کردہ تمام قرضہ جات اور کسی قرض کی واپسی کی صورت میں وصول ہونے والی تمام رقم ایک مجموعی فنڈ کا حصہ ہوگی جسے وفاقی مجموعی فنڈ کا نام دیا گیا ہے۔ دیگر تمام رقوم جو وفاقی حکومت کو وصول ہوں یا جو عدالت عظمیٰ یا وفاق کے تحت قائم شدہ کسی دوسری عدالت کو وصول ہوں یا ان کے پاس جمع کرائی جائیں وہ پبلک اکاؤنٹ کا حصہ ہوں گی۔

کیا آپ پبلک اکاؤنٹ میں جمع ہونے والی کسی رقم کی مثال دے سکتے ہیں؟

پبلک اکاؤنٹ بنیادی طور پر ٹرسٹ فنڈ اکاؤنٹ ہوتا ہے۔ یا یوں سمجھ لیں کہ پبلک اکاؤنٹ ایک (Liability Account) ہے۔ پراویڈنٹ فنڈ (Provident Fund) بناویلینٹ فنڈ (Benevolent Fund) وغیرہ کی رقوم اس اکاؤنٹ میں ہوتی ہیں۔

کیا قومی مجموعی فنڈ میں شامل تمام رقوم قابل تقسیم پول کا حصہ ہوتی ہیں؟

ایسا ہرگز نہیں۔ قومی مجموعی فنڈ میں شامل تمام رقم قابل تقسیم پول کا حصہ نہیں ہوتیں۔ صرف مندرجہ ذیل ٹیکس ہی قابل تقسیم پول کا حصہ ہوتے ہیں۔

انکم ٹیکس

ویلتھ ٹیکس

کیپٹل ٹیکس

اشیاء پر سیلز ٹیکس

کاٹن پر بر آمدی ٹیکس

کسٹم ڈیوٹی

فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی (ماسوائے گیس پر عائد ایکسائز ڈیوٹی)

نیشنل فنانس کمیشن

آپ کے علم میں ہو گا کہ پاکستان میں ساتواں نیشنل فنانس کمیشن 2010ء میں تشکیل پایا۔ اس کمیشن کے تحت صوبوں کا مندرجہ ذیل حصہ مقرر کیا گیا ہے۔ صوبوں کے حصے کو قابل تقسیم پول (Divisible Pool) کا نام دیا جاتا ہے۔

وفاق کا حصہ 42.5 فیصد

قابل تقسیم پول 57.5 فیصد

قابل تقسیم پول میں صوبوں کا حصہ

صوبہ	فنڈز (فیصد)
پنجاب	51.74
سرحد	24.55
خیبر پختونخواہ	14.62
بلوچستان	9.09

آئین پاکستان کے آرٹیکل 160 کے تحت صدر پاکستان ہر 5 سال بعد ایک فنانس کمیشن تشکیل دے گا۔ اس کمیشن کا سربراہ وفاقی وزیر خزانہ ہو گا۔ یہ کمیشن وفاق اور صوبوں کے درمیان فنڈز ٹرانسفر کا فیصلہ کرے گا۔ نیشنل فنانس کمیشن کے فیصلے کو نیشنل فنانس کمیشن ایوارڈ کہا جاتا ہے اور اسے Presidential Order کے تحت نافذ کیا جاتا ہے۔

قیام پاکستان سے لے کر اب تک کل 7 کمیشن بنائے گئے۔ پہلے چھ کمیشن میں صوبوں کو فنڈز منتقل کرتے وقت واحد معیار آبادی تھا۔ جس صوبے کی آبادی پاکستان کی آبادی کا جتنے فیصد ہوتی اسے قابل تقسیم پول سے اتنے فنڈز ٹرانسفر کر دیئے جاتے۔ سال 2010ء میں پہلی مرتبہ اس معیار کو تبدیل کیا گیا اور فنڈز منتقل کرنے کیلئے ایک فارمولا بنایا گیا جس میں آبادی کے ساتھ ساتھ دیگر عوامل کو بھی مدنظر رکھا گیا۔

مختلف عوامل اور ان کا فیصد حصہ کچھ اس طرح سے ہو گا۔

عوامل / معیار	فی صد حصہ
آبادی	82
غربت	10.3
ریونیو	5
Inverse Population Density	2.7

بجٹ کے دو حصے یا قسمیں

غیر ترقیاتی بجٹ یا جاری بجٹ Non Development Budget Or Current Budget Or Recurrent Budget

غیر ترقیاتی بجٹ ان اخراجات کیلئے ہوتا ہے جو ہر سال ہوتے ہیں۔ کسی بھی ادارے کو قائم رکھنے اور اس کے کام کو تعطل کے بغیر جاری رکھنے کیلئے غیر ترقیاتی بجٹ نہایت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اس بجٹ میں عملے کی تنخواہیں، گیس، بجلی، پانی کے بل اور اسٹیشنری کی لاگت وغیرہ شامل ہوتی ہے۔

ترقیاتی بجٹ Development Budget

ترقیاتی بجٹ نئی سہولتوں کی تعمیر یا خریداری کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے نیا سکول بنانا یا نئی سڑک کی تعمیر۔ آیئے ان دونوں اقسام کے بجٹ میں فرق ایک مثال کے ذریعے سمجھتے ہیں۔

فرض کریں کہ گورنمنٹ کے پاس ایک پلاٹ ہے اور وہ وہاں ایک سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ظاہر ہے کہ گورنمنٹ اس کیلئے ٹینڈر جاری کرے گی۔ ٹھیکیدار کا انتخاب کرے گی جو کہ طے شدہ معیار کے مطابق اس سکول کی تعمیر کر دے گا۔ تو یہ سکول

کی سہولت پہلے موجود نہیں تھی۔ اب ہم نے ایک نیا سکول تعمیر کر دیا ہے۔ اس کیلئے اخراجات ترقیاتی بجٹ سے مختص کئے جائیں گے۔

اب اگلے سال اس سکول میں کلاسوں کا آغاز ہو گا۔ اساتذہ بھرتی کئے جائیں گے۔ بجلی، گیس اور پانی کا بل بھی آئے گا۔ سکول کا کام چلانے کیلئے اسٹیشنری کی ضرورت بھی پڑے گی اور چھوٹی موٹی مرمت کا کام بھی نکلتا رہے گا۔ یہ اخراجات تو اب ہر ماہ اور ہر سال ہوں گے۔ یہ اخراجات جاری اخراجات ہیں۔ اس کیلئے فنڈ غیر ترقیاتی بجٹ سے مختص کئے جائیں گے۔

حکومتی بجٹ غیر ترقیاتی اور ترقیاتی اخراجات پر مشتمل ہوتا ہے۔ آپ کے خیال میں زیادہ رقم کس حصے کو مختص کی جاتی ہے

؟ غیر ترقیاتی بجٹ کُل بجٹ کا تقریباً 80-70 فیصد ہوتا ہے۔ ترقیاتی بجٹ کل بجٹ کا تقریباً 30-20 فیصد ہوتا ہے۔ غیر ترقیاتی بجٹ اور ترقیاتی بجٹ کے درمیان قانونی طور پر کوئی تناسب مقرر نہیں کیا گیا لیکن عام طور پر ان کا حصہ یہی ہوتا ہے۔

ترقیاتی بجٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1۔ ریونیو ڈویلپمنٹ بجٹ

2۔ کیپٹل ڈویلپمنٹ بجٹ

کسی بھی سول سٹریکچر کی تعمیر کیلئے جو بجٹ مختص کیا جاتا ہے اسے کیپٹل ڈویلپمنٹ بجٹ کہتے ہیں۔ مثلاً ایک سکول کی تعمیر کیلئے اینٹ، سریہ، سیمنٹ وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے یہ اخراجات کیپٹل ڈویلپمنٹ بجٹ سے پورے کیے جائیں گے۔ سول سٹریکچر کے علاوہ ترقیاتی منصوبے کی تکمیل کے لیے دوسرے اخراجات ریونیو ڈویلپمنٹ بجٹ سے پورے کیے جاتے ہیں۔ مثلاً منصوبے کی تکمیل کے دوران استعمال ہونے والی گاڑی کا پٹرول کا خرچہ، منصوبے کے تکمیل کے لیے قائم کیے جانے والے آفس کا بجلی کا بل یا منصوبہ پر کام کرنے والے افسران کی تنخواہ۔

ایک غلط فہمی کی وضاحت

یہاں ضروری ہے کہ ترقیاتی بجٹ کے دوران تنخواہ یا بجلی کے خرچہ وغیرہ اور غیر ترقیاتی اخراجات میں اسی نوعیت کے اخراجات میں فرق سمجھ لیا جائے۔ ترقیاتی بجٹ میں یہ اخراجات منصوبہ کی تکمیل کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے اگر ایک منصوبہ پر کام ہو رہا ہے تو کچھ لوگ اس منصوبہ پر کام کر رہے ہوں گے اور جب کام کر رہے ہوں گے تو ان کی تنخواہ بھی ادا کی جائے گی۔ منصوبہ کی تکمیل کے بعد یہ تنخواہ بند ہو جائے گی۔

بجٹ پیکج (Budget Package)

جس دن بجٹ اسمبلی میں پیش ہوتا ہے اسی دن تمام اسمبلی ممبران کو بجٹ کی کتابوں کا ایک سیٹ فراہم کیا جاتا ہے۔ یہ سیٹ 20 سے زائد کتابوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ کچھ کتابوں میں آئندہ برس میں ہونے والی آمدن اور اخراجات کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جبکہ کچھ کتابوں میں ان کی تفصیل ہوتی ہے۔ کچھ کتابوں میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی ایک تصویر ہوتی ہے۔ کچھ کتابوں کا پڑھنا اور سمجھنا نسبتاً آسان ہوتا ہے جبکہ کچھ کتابیں زیادہ تکنیکی نوعیت کی ہوتی ہیں۔ ایک عام شہری ان میں سو 25 فیصد کتابوں کو بھی سمجھ سکے تو اسے کافی حد تک بجٹ خواندگی حاصل ہو جاتی ہے۔ آیئے ان میں سے کچھ کتابوں کا مختصراً جائزہ لے لیتے ہیں۔

1۔Annual Budget Statement

اگلے مالی سال کے دوران ہونے والی وصولیوں اور اخراجات کا مختصر جائزہ اس دستاویز میں پیش کیا جاتا ہے۔

2۔ سالانہ میزانیہ کا گوشوارہ

اوپر دی گئی دستاویز نمبر 1 کا اردو ترجمہ

3۔ مطالباتِ زر اور تخمینہ جات (Demands for grants and appropriation)

یہ مطالبات زر اور تخمینہ جات کی سمری ہے۔ اس کی تفصیل غیر ترقیاتی اور ترقیاتی بجٹ کیلئے علیحدہ علیحدہ کتابوں میں پیش کی جاتی ہے۔

4۔ مطالباتِ زر اور تخمینہ جات کی تفصیل (جاریہ)

اس دستاویز میں جاریہ اخراجات (Current Expenditure) یا غیر ترقیاتی اخراجات کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔ چونکہ ان اخراجات کی تفصیل کافی زیادہ ہوتی ہے جو کہ ایک کتاب میں پیش کرنا ممکن نہیں اس لیے اسے دو یا تین یا چار جلدوں میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

وفاقی حکومت کی بجٹ دستاویز میں یہ تفصیلات 4 جلدوں میں پیش کی جاتی ہے۔ اسے پنک بک بھی کہا جاتا ہے کیونکہ باقی کتابوں سے ممتاز کرنے کیلئے اسے پنک (گلابی) رنگ کے کاغذ پر چھاپا جاتا ہے۔

5۔ مطالباتِ زر اور تخمینہ جات کی تفصیل (ترقیاتی اخراجات)

اس دستاویز میں ترقیاتی اخراجات کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔ ہر وزارت کے تحت مجوزہ ترقیاتی منصوبوں پر اٹھنے والے اخراجات کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

مطالباتِ زر کی ان پانچوں جلدوں کی ضخامت تقریباً 5000 صفحات ہوتی ہے۔

مطالباتِ زر (Demand for Grants) سے کیا مراد ہے۔

مطالباتِ زر ایک تکنیکی اصطلاح ہے جو کہ اکثر بجٹ اجلاس کے دوران سننے کو ملتی ہے۔

سادہ الفاظ میں اس سے مراد ہے کہ حکومت ہر وزارت یا محکمہ کا الگ الگ بجٹ بناتی ہے اور اسمبلی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اسے منظور کرے۔ کیونکہ جب تک اسمبلی اس مطالبہ کو منظور نہیں کرے گی حکومت یہ بجٹ خرچ نہیں کر سکتی۔ عام طور پر ایک وزارت کا بجٹ ایک مطالبہ زر کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے لیکن ایک وزارت کی طرف سے ایک سے زائد مطالبات زر بھی پیش کئے جاسکتے ہیں۔

6۔ فیڈرل بجٹ تقریر (Federal Budget Speech)

ہر سال وزیر خزانہ (یا اس کی غیر موجودگی میں کوئی اور وزیر یا مشیر) اسمبلی میں بجٹ پیش کرتا ہے تاکہ اس پر بحث کی جاسکے اور اسے اسمبلی سے منظور کروایا جاسکے۔ وزیر خزانہ کی اس تقریر کو فیڈرل بجٹ تقریر کہتے ہیں۔ یہ کتاب اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں شائع کی جاتی ہے۔ وزیر خزانہ بجٹ تقریر کیلئے اردو یا انگریزی کسی زبان کا استعمال کر سکتے ہیں۔

7۔ بجٹ اختصار کے ساتھ (Budget in Brief)

یہ دستاویز پورے بجٹ کا خلاصہ ہوتی ہے جس میں بجٹ سے متعلقہ معلومات سادہ الفاظ میں بیان کی جاتی ہیں تاکہ قارئین اسے سمجھ سکیں۔ یہ دستاویز تقریباً 25 سے 30 صفحات پر مشتمل ہوتی ہے۔

8۔ سٹیزن بجٹ

سٹیزن بجٹ میں بجٹ سے متعلقہ معلومات مزید اختصار کے ساتھ بیان کی جاتی ہیں تاکہ ایک عام شہری کو اخراجات اور آمدنی سے متعلق آگاہی ہو جائے۔ یہ دستاویز 15 سے 20 صفحات پر مشتمل ہوتی ہے۔

9۔ وفاقی وسط مدتی بجٹ تخمینہ جات

یہ ایک میکرواکنامک (Macro Economic) اسٹیٹمنٹ ہوتی ہے جس میں اگلے تین سال کے میکرواکنامک اشاریے (Macro-Economic Indicators) دیئے جاتے ہیں۔ مثلاً جی ڈی پی کی شرح نمو، افراطِ زر کی صورت حال، ٹیکس، جی ڈی پی اہداف وغیرہ۔

10۔ سپلیمنٹری مطالباتِ زر اور تخمینہ جات (Supplementary Demand for Grant Appropriations)

سال کے دوران بہت سے ایسے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات بھی ہو جاتے ہیں جو بجٹ کی منظوری کے وقت پیش نظر نہیں تھے۔ ان تمام اخراجات کو باقاعدہ کرنے کیلئے اسمبلی کی منظوری ضروری ہوتی ہے۔ چنانچہ سال کے آخر میں سپلیمنٹری بجٹ کی

ایک دستاویز تیار کی جاتی ہے جس میں ایسے تمام اخراجات کی تفصیل بیان کی جاتی ہے جو بجٹ کے ابتدائی تخمینہ جات (Budget Estimates) سے مختلف ہوتے ہیں اور اسمبلی سے اس کی منظوری لی جاتی ہے۔

Voted اور چارجڈ (Charged) اخراجات میں کیا فرق ہے؟

مطالبات زر یا بجٹ کی کسی اور دستاویز کا مطالعہ کرتے ہوئے آپ کا واسطہ ان دو اصلاحات سے پڑ سکتا ہے۔ اس لیے ان کا فرق جاننا ضروری ہے۔ یہ اصلاحات اخراجات کے سلسلے میں استعمال ہوتی ہیں۔ وصولیوں (یا آمدن) والی دستاویز میں آپ کو یہ اصلاحات نظر نہیں آئیں گی۔ ہم جانتے ہیں کہ جتنے بھی مطالبات زر (Demand for Grants) اسمبلی میں پیش کیے جاتے ہیں اسمبلی میں اس کی منظوری کیلئے ووٹنگ ہوتی ہے اور ہر مطالبہ زر کو سادہ اکثریت سے منظور کیا جاتا ہے۔ ایسے تمام اخراجات جس کی اسمبلی منظوری دیتی ہے اسے Voted اخراجات کہا جاتا ہے۔

لیکن کچھ ایسے اخراجات بھی ہوتے ہیں جن کیلئے اسمبلی میں ووٹنگ نہیں ہوتی بلکہ وہ ریاست کو (Charge) کیے جاتے ہیں۔ یہ اخراجات ریاست کی ذمہ داری (Liability) کے زمرے میں آتے ہیں۔ سادہ لفظوں میں یہ سمجھئے لیجئے کہ وہ ادارے جو ریاست کی نمائندگی کرتے ہیں جیسے سپریم کورٹ، الیکشن کمیشن، صدر پاکستان کا سیکریٹریٹ، وفاقی محتسب، قومی اسمبلی وغیرہ ایسے اداروں کا بجٹ Charged ہوتا ہے۔ چارجڈ بجٹ (Charged Budget) پر اسمبلی میں بحث تو ہو سکتی ہے لیکن اس پر ووٹنگ نہیں ہو سکتی۔

بجٹ تخمینہ جات اور نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں کیا فرق ہے: (Budget Estimates and Revised Estimates)

جب بھی آپ مطالبات زر کی کسی دستاویز کا مطالعہ کریں گے تو اس میں آپ کو تین کالم نظر آئیں گے۔ مثلاً اگر آپ 2020-21 کے بجٹ کا مطالعہ کر رہے ہیں تو آپ کو یہ تین کالم دیکھنے کو ملیں گے۔

1	2	3
Budget Estimates 2019-20	Revised Estimates 2019-20	Budget Estimates 2020-21

کالم (1) میں گزشتہ برس کے اخراجات کا تخمینہ ہے۔ یہ وہ اخراجات ہیں جو پچھلے سال جون میں مالی سال شروع ہونے سے پہلے اسمبلی نے منظور کیے تھے۔ حکومت مالی سال کو آغاز پر (یعنی یکم جولائی سے) اپنے اخراجات شروع کر دیتی ہے۔ کسی منصوبہ پر تخمینہ سے کم اخراجات آئیں گے اور کسی پر تخمینہ سے زائد۔ تقریباً نو ماہ بعد یعنی مارچ میں حکومت ان سب اخراجات کا جائزہ لیتی ہے اور ان پر نظر ثانی کر کے نظر ثانی شدہ اخراجات کا تعین کرتی ہے۔ تاہم نظر ثانی شدہ اخراجات سے عوام، میڈیا اور عوامی نمائندے بے خبر ہی رہتے ہیں۔ اس کی تفصیل اگلے سال کے بجٹ کو پیش کرتے سامنے آتی ہے۔

بجٹ شفافیت سے کیا مراد ہے؟ What is Budget Transparency

جب ہم بجٹ شفافیت (Budget Transparency) کی بات کرتے ہیں تو اس میں دو قسم کی شفافیت شامل ہے۔

1۔ بجٹ سازی کے عمل میں شفافیت

2۔ بجٹ کی دستاویز میں شفافیت

بجٹ بنانے کا عمل تقریباً 9 ماہ پر محیط ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر بجٹ کو رازداری سے بنانے کی روایت ہے۔ اس عمل کے دوران شہریوں، میڈیا، حتیٰ کہ عوامی نمائندوں کو بھی شامل نہیں کیا جاتا۔ اس دوران شہری اگر اپنا معلومات کے حصول کا حق استعمال کرتے ہوئے معلومات کی درخواست کریں تو اس کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔ جب تک بجٹ اسمبلی میں پیش نہیں ہو جاتا کسی کو بھی اس کے خدوخال سے متعلق کوئی علم نہیں ہوتا۔ ایسا کرنا شہریوں کے معلومات کے حق کی خلاف ورزی ہے۔ سرکاری اداروں سے متعلق معلومات کا حق بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ ہے۔ ہمارے آئین کا آرٹیکل 19A اور معلومات تک رسائی کے صوبائی اور وفاقی قوانین بھی اس کی گارنٹی دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود بجٹ سازی کا عمل شفاف نہیں ہے۔

بجٹ دستاویز میں شفافیت سے مراد ہے کہ تمام اخراجات کی تفصیل بجٹ دستاویز میں مکمل طور پر درج ہو اور شہری بجٹ کی کتاب کو دیکھ کر آسانی سے سمجھ جائیں کہ ان کا پیسہ کہاں استعمال کیا جا رہا ہے۔ حالیہ کچھ برسوں میں بجٹ دستاویز کی شفافیت میں بہتری آئی ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ بجٹ بناتے وقت جس کوڈ سسٹم (Code System) کا استعمال کیا جاتا ہے وہ بجٹ دستاویز کی شفافیت کو فروغ دیتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی ابھی بہتری کی بہت گنجائش موجود ہے۔ ابھی بھی بہت سی ترقیاتی اسکیمیں ایسی ہوتی ہیں جس سے شہریوں کو بالکل معلوم نہیں ہو پاتا کہ کن شہروں میں بنائی جائیں گی۔ بلاک ایلوکیشن (Block Allocations) کی مد میں بہت سا پیسہ رکھ دیا جاتا ہے جسے بعد میں سیاسی مقاصد کیلئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بہت سی اسکیموں کے ٹائٹل ایسے مبہم ہوتے ہیں کہ پڑھنے والے کو اس اسکیم کی نوعیت کے بارے میں کچھ اندازہ نہیں ہو پاتا۔

بلاک ایلوکیشن سے کیا مراد ہے؟

بجٹ شفافیت اس بات کا متقاضی ہے کہ ہر اسکیم اور منصوبے پر بجٹ شفاف انداز میں مختص کیا جائے تاکہ شہری یہ جان سکیں کہ ان کا پیسہ کس طرح سے خرچ ہو رہا ہے۔ بجٹ کی دستاویز کا بغور مطالعہ کریں تو اکثر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بہت سے پراجیکٹ یا اسکیموں کو بجٹ اکٹھا ہی مختص کر دیا جاتا ہے جس سے قطعی اندازہ نہیں ہوتا کہ ہر اسکیم کا حصہ کیا ہے۔ کچھ برس پہلے تک تو بلاک ایلوکیشن ایک باقاعدہ ہیڈ ہوتا تھا جس میں ایک خطیر رقم رکھ دی جاتی تھی۔ جیسے جیسے بجٹ کے بارے میں عوامی آگاہی بڑھ رہی ہے حکومت اب ذرا محتاط ہو گئی ہے۔ آجکل بلاک ایلوکیشن کی اصطلاح تو استعمال نہیں کی جاتی لیکن بلاک ایلوکیشن نے شکل بدل لی ہے۔ اربوں روپیہ (Others) کے تحت مختص کر دیا جاتا ہے۔ یا پھر پراجیکٹ کے مبہم عنوان تجویز

کیے جاتے ہیں جیسے First Moving Project۔ یا ایک طریقہ یہ بھی ہے کے بجٹ تخمینہ (Budget Estimates) میں رقم مختص نہ کی جائے لیکن نظر ثانی شدہ بجٹ (Revised Estimates) میں پراجیکٹ کو خطیر رقم مختص کر دی جائے۔

بجٹ کوڈنگ سسٹم(Budget Coding System)

بجٹ دستاویز میں دو طرح کے کوڈنگ سسٹم استعمال ہوتے ہیں۔

1۔اوبجیکٹ کوڈ(Object Code)

2۔ فنکشنل کوڈ(Functional Code)

اوبجیکٹ کوڈ(Object Code)

اوبجیکٹ کوڈ ہمیں بتاتے ہیں کہ بجٹ کس مد میں استعمال ہورہا ہے مثلاً تنخواہ،ہاؤس رینٹ،یا گیس و بجلی کا بل وغیرہ۔

فنکشنل کوڈ ہمیں بتاتے ہیں کہ بجٹ کس کام کے لیے استعمال ہورہا ہے مثلاً تعلیم، صحت،کھیلوں کی سرگرمیاں وغیرہ۔

آیئے اب ہم ذرا تفصیل سے ان دونوں کوڈنگ سسٹم کو سمجھ لیتے ہیں۔پہلے آیئے ابجیکٹ کوڈ کی طرف۔

ابجیکٹ کوڈ ایلفانومیرک(Alpha Numeric)کوڈ ہوتا ہے جیسے(A01)اور اس کو دیکھ کر ہی آپ کو معلوم ہو جانا چاہیئے کہ یہ بجٹ کس مد میں استعمال ہو گا۔

اکاؤنٹنگ ایلیمنٹ(Accounting Element)

ابجیکٹ کوڈ میں سب سے پہلے آپ کو ایک انگریزی حرف تہجی(English Alphabet)نظر آئے گا۔بجٹ اکاؤنٹنگ میں Aسے لے کر Hتک حروف تہجی استعمال ہوتے ہیں جنہیں ہم اکاؤنٹنگ ایلیمنٹ(Accounting Element)کہتے ہیں۔ لیکن ہم یہاں صرف Aکو ہی زیر بحث لائیں گے۔جہاں بھی کوڈ میں Aاستعمال ہو تو آپ کو سمجھ جانا چاہیئے کہ کسی قسم کے خرچہ (Expenditure)کی بات ہو رہی ہے۔

یعنی A01کسی قسم کا خرچہ ہے۔یہ کس قسم کا خرچہ ہے اس کا تعین Aکے ساتھ آنے والے ہندسے کریں گے۔

اکاؤنٹ نمبر(Account Number)

اکاؤنٹ نمبر 5 ہندسوں پر مشتمل ایک نمبر ہوتا ہے یہ ہندسے میجر اوبجیکٹ(Major Object)،مائنر اوبجیکٹ(Minor Object)اور ڈیٹیل اوبجیکٹ(Detailed Object)کا تعین کرتے ہیں۔

درج ذیل کوڈ پر نظر ڈالیے

A 0 1 1 0 1

A سے تو آپ کو اندازہ ہو گیا کہ یہ کوڈ کسی خرچے (Expenditure) کو ظاہر کرتا ہے۔ اگلے دو ہندسے میجر کوڈ کہلاتے ہیں۔ میجر کوڈ 01 کا مطلب ہے کہ یہ خرچ ملازمین سے متعلق ہیں۔ خرچے کی نوعیت کے تبدیل ہونے کے ساتھ ساتھ یہ میجر کوڈ بھی تبدیل ہو جائے گا۔ مثلاً اگر یہ میجر کوڈ 12 ہو تو سمجھ جائیں کہ یہ سول ورکس (Civil Works) کا کوڈ ہے۔ میجر کوڈ 01 سے لے کر 13 تک ہو سکتے ہیں۔ ان کی تفصیل نیچے جدول (Table) میں دی گئی ہے۔

Table 3: Major Object Heads and their codes

Object Code	Major Object
A01	Employees related expenses
A02	Project pre-investment analysis (e.g. feasibility studies)
A03	Operating expenses
A04	Employees retirement benefits
A05	Grants, subsidies and write off of loans/advances, other
A06	Transfers
A07	Interest payment
A08	Loan and advances
A09	Expenditure on acquiring physical assets
A10	Principal repayment of loans
A11	Investments
A12	Civil Works
A13	Repair and maintenance

تو A01 سے آپ یہ جان گئے کہ یہ خرچ ملازمین سے متعلق (Employee Related Expenses) ہیں۔ اب ملازمین سے متعلق خرچے کئی قسم کے ہو سکتے ہیں یعنی تنخواہ، الاؤنس وغیرہ۔ اگلا ہندسہ جو کہ مائنر کوڈ (Minor Code) کہلاتا ہے وہ آپ کو بتائے گا کہ ملازمین سے متعلقہ خرچہ کس قسم کا ہے۔ اتفاق سے A01 میجر کوڈ کے دو ہی مائنر کوڈ ہیں۔

A011 یا پھر A012

A011 ملازمین کی تنخواہوں کے بارے میں ہے۔

A012 ملازمین الاؤنس کے بارے میں ہے۔

اب فرض کریں کہ جس کوڈ کا آپ مطالعہ کر رہے ہیں وہ A011 سے شروع ہو رہا ہے تو آپ پر واضح ہے کہ یہ ایک خرچہ (A) ہے جو ملازمین کے متعلق ہے (01) اور ملازمین کی تنخواہ کے بارے میں ہمیں معلومات دے رہا ہے، لیکن کون سے ملازمین۔ اگلے دو ہندسے آپ کو بتائیں گے کہ کون سے ملازمین اور کس قسم کی تنخواہ۔ اب فرض کریں کہ مکمل کوڈ ہے

A 0 1 1 0 1

آخری دو ہندسوں کو ہم تفصیلی کوڈ (Descriptive Code) کہتے ہیں۔ اگر یہ تفصیلی کوڈ 01 سے لے کر 09 تک ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ افسران کی تنخواہ ہے۔ تفصیلی کوڈ 01 کا مطلب ہے بنیادی تنخواہ (Basic Pay)، اسی طرح تفصیلی کوڈ 06 کا مطلب ہے کنٹریکٹ پر کام کرنے والے افسران کی تنخواہ۔ اسی طرح سٹاف کی تنخواہ کے کوڈ 51 سے شروع ہوتے ہیں اور 58 تک جاتے ہیں۔ تو A01151 کا مطلب ہے سٹاف کی بنیادی تنخواہ (Basic Pay)

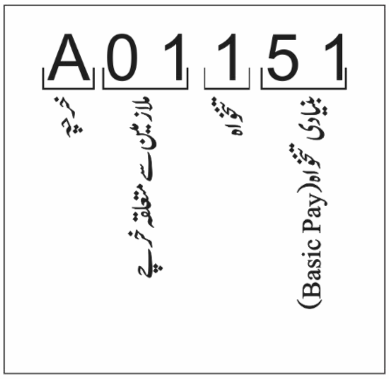

کسی بھی قسم کی تنخواہ کیلئے مائنر کوڈ تک کوڈ ایک ہی طرح کا رہے گا۔ صرف تفصیلی کوڈ (آخری دو ہندسے) تبدیل ہوتے رہیں گے۔ چنانچہ جب بھی آپ کسی خرچے کے پہلے چار A011 دیکھیں تو جان لیں کہ یہ تنخواہ سے متعلقہ ہے۔ اسی طرح A012 الاؤنس سے متعلقہ ہوگا۔ کس قسم کا الاؤنس؟ یہ آپ کو تفصیلی کوڈ بتائے گا۔ 01 سے لے کر 10 تک ریگولر الاؤنس ہیں جبکہ 11 سے لے کر 70 تک دیگر الاؤنس ہیں۔ چنانچہ A01201 کا مطلب ہے سینئر پوسٹ الاؤنس۔ اسی طرح A01202 کا مطلب ہے ہاؤس رینٹ الاؤنس۔ جن قارئین کو کوڈ کے بارے میں مزید دلچسپی پیدا ہوگئی ہو وہ اس کا تفصیلی مطالعہ مندرجہ ذیل لنک پر کر سکتے ہیں۔

http://agpr.gov.pk/download/coa/a-expenditure.pdf

فنکشنل کوڈ

اب آیئے فنکشنل کوڈنگ سسٹم کو بھی ذرا سمجھ لیتے ہیں۔ ہم یہ تو جانتے ہیں کہ فنکشنل کلاسیفیکیشن سے مراد ہے کہ بجٹ کس مقصد کیلئے استعمال ہوا ہے۔ فنکشنل کوڈ کو بھی اوبجیکٹ کوڈ کی طرح میجر فنکشن، مائنر فنکشن اور تفصیلی فنکشن میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ فنکشنل کلاسیفیکیشن میں کل دس (01 سے لیکر 10) تک میجر فنکشن ہوتے ہیں۔ ان کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

فنکشنل کوڈ	میجر فنکشن
01	عمومی عوامی خدمات (General Public Services)
02	دفاعی امور و خدمات (Defence Affairs and Services)
03	امن عامہ اور تحفظ (Public Order & Safety)

04	معاشی معاملات (Economic Affairs)
05	ماحول کا تحفظ (Environment Protection)
06	ہاؤسنگ (Housing)
07	صحت (Health)
08	تفریح، کلچر اور مذہب (Recreation, Cultural & Religion)
09	تعلیم (Education)
10	سوشل پروٹیکشن (Social Protection)

مندرجہ ذیل مثال سے فنکشنل کوڈ کو آپ پوری طرح سمجھ پائیں گے۔

فنکشنل کوڈ	فنکشن	تفصیل
09	تعلیمی معاملات اور خدمات Education Affairs and Services	میجر فنکشن Major Function
092	سیکنڈری تعلیمی معاملات اور خدمات	مائنر فنکشن Minor Function
0921	سیکنڈری تعلیمی معاملات اور خدمات	تفصیلی فنکشن
092101	سیکنڈری تعلیم	Sub-Detailed Function

فنکشنل اور اوبجیکٹ کلاسیفیکیشن کے متعلق اب تک ہم نے جو علم حاصل کیا ہے آیئے اس کی مدد سے بجٹ کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ذیل کی تصویر حکومت پنجاب کے ریونیو ڈویلپمنٹ بجٹ سے لی گئی ہے۔ اس کی فنکشنل کلاسیفیکیشن پر غور کیجئے۔

PC22036(036)
DEVELOPMENT

(Revenue)

Forestry

Forestry

P./ADP NO. / DDO NO.	Functional-Cum-Object Classification & Particular Of Scheme	Budget Estimates 2018-2019	Revised Estimates 2018-2019	Budget Estimates 2019-2020
		Rs	Rs	Rs
04	ECONOMIC AFFAIRS			
042	AGRI,FOOD,IRRIGATION,FORESTRY & FISHING			
0424	FORESTRY			
042402	ADMINISTRATION			
LE4219	Administration			
LO16000152	Maintenance of road side plantation raised under KPRRP-Phase-I		161,000	
A03970	Others		161,000	
066	Sowing, Plating and Regeneration		161,000	
LO16005134	Green Pakistan - Programme Revival of Forestry Resources in Pakistan against eqtr fromFederal Govt.		92,920,000	
A03970	Others		92,920,000	
066	Sowing, Plating and Regeneration		92,920,000	
LO17007380	Protection of Boundary of the Forest Area assigned to South Punjab Forest Company in D.G Khan Forest Circle	34,547,000	99,000	
A03805	Traveling Allowance	264,000	43,000	
A03807	P.O.L Charges	300,000	50,000	
A03901	Stationary	32,000	6,000	
A09601	Plant and Machinery	204,000		
A12470	Others	33,225,000		
A13002	Other seeds	522,000		

04	میجر فنکشن	Economic Affairsمعاشی معاملات
042	مائنر فنکشن	زراعت،خوراک،آبپاشی،جنگلات اور ماہی پروری
0424	تفصیلی فنکشن	جنگلات
042402	سب ڈیٹیل فنکشن	انتظامیہ

اب آیئے پہلی اسکیم کی اوبجیکٹ کلا سیفیکیشن کو بھی سمجھ لیتے ہیں۔

A03970

A03	Operating Expense	میجر کوڈ
A039	جنرل	مائنر کوڈ
A03970	(Others)دیگر	تفصیلی کوڈ

اب ذرا بجٹ کے اسی صفحے کو سامنے رکھئے اور ہم بجٹ کو پڑھنا اور سمجھنا سیکھتے ہیں۔ سب سے پہلے اس صفحے پر دی گئی آخری اسکیم کو دیکھئے۔(L017007390)

یاد رہے کہ یہ صفحہ سال 20-2019 کے بجٹ سے لیا گیا ہے اور ہم یہ جان چکے ہیں کہ ہر اسکیم کا بجٹ 3 کالموں میں دکھایا جاتا ہے۔ اب سال 19-2018 میں اس اسکیم کے لیے بجٹ کا تخمینہ 34,547,000 روپے تھا جو کہ نظر ثانی شدہ بجٹ میں کم ہو کر صرف 99,000 رہ گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یا تو سال کے آغاز میں بجٹ بناتے وقت اس اسکیم کے حجم کا درست اندازہ نہیں لگایا گیا یا پھر سال کے دوران اتنے فنڈ ہی میسر نہیں تھے کہ اس اسکیم کو پورا کیا جاتا۔ اس اسکیم کو سال 19-2018 کے دوران بجٹ تخمینے سے 34,44,88,800 روپے کم فنڈ دیئے گئے ہیں۔ اب چاہیئے تو یہ تھا کہ اگلے سال یعنی 20-2019 میں اسے دوبارہ فنڈ مختص کر دیئے جاتے تا کہ اس ادھوری اسکیم کو پورا کر لیا جاتا۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔

آیئے اب سالانہ ترقیاتی پروگرام کی دستاویز کھولتے ہیں اور اس اسکیم کی تاریخ کا جائزہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔

نیچے دی گئی تصویر سال 19-2018 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے صفحہ 603 سے لی گئی ہے۔ زیر بحث اسکیم اس صفحے کے آخر میں درج ہے۔ آیئے ہم اس اسکیم کے مقابل دیئے گئے مختلف اعداد کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

Forestry

(PKR Million)

GS No	Scheme Information Scheme ID / Approval Date / Location	Est. Cost	Accum. Exp. June, 18	Provision for 2018-19			MTDF Projections		Throw fwd Beyond June, 2021
				Cap.	Rev.	G.Total (Cap.+Rev.)	2019-20	2020-21	
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
5728	Development of GIS based Forest Management System in Punjab 20-16-37-004662 / 01-07-2016 / Punjab LO16000186 R	75.000	49.512	0.000	16.000	16.000	0.000	0.000	0.000
5729	Khadam-e-Punjab Rural Roads Project (KPRRP) Phase-III 20-17-37-006758 / 01-07-2017 / Punjab LO17007389 R	200.000	49.808	0.000	78.658	78.658	0.000	0.000	0.000
5730	Social Forestry to Increase Tree Cover on Farmlands 20-16-37-006814 / 01-07-2016 / Punjab LO16007943 R	568.530	181.414	0.000	138.847	138.847	106.502	0.000	0.000
5731	Green Pakistan Program Reclamation & Development of Forest Areas in Punjab 20-16-37-006822 / 01-07-2016 / Punjab LO16008236 R	1,263.753	447.911	0.000	168.497	168.497	128.090	68.018	451.237
5732	Establishment of Short Rotation Plantation in Punjab. Shorkot, MLN, BWP and Pakhowal 20-15-38-002213 / 01-07-2015 / Bahawalpur,,Jhang,Multan,Sargodha LO15002063 R	168.650	150.546	0.000	15.914	15.914	0.000	0.000	0.000
5733	Implementation of Management Plan in Northern Zone. Kundian and Bhakkar Plantation 20-15-38-002449 / 01-07-2015 / Bhakkar,Mianwali LO15002064 R	108.759	98.044	0.000	7.966	7.966	0.000	0.000	0.000
5734	Enhance Rangelands Production and Planting of Fodder Trees for Farmer Community 20-16-38-004663 / 01-07-2016 / Attock,Chakwal,Gujrat,Jhelum,Mandi Bahauddin LO16007471 R	745.522	450.015	0.000	291.471	291.471	0.000	0.000	0.000
5735	Establishment and Rehabilitation of Forest Parks in Punjab 20-17-38-006775 / 01-07-2017 / Bhakkar,Faisalabad,Layyah,Okara,Rawalpindi LO17007388 R	100.000	0.000	0.000	100.000	100.000	0.000	0.000	0.000
5736	Improvement and Rehabilitation of Irregated Plantations in Central Zone 20-17-38-006778 / 01-07-2017 / Kasur,Okara LO17007387 R	150.000	55.752	0.000	60.000	60.000	0.000	0.000	0.000
5737	Improvement and Rehabilitation of Irrigated Plantations in Northern Zone 20-17-38-006784 / 01-07-2017 / Bhakkar,Khushab,Mianwali LO17007383 R	143.770	51.793	0.000	55.000	55.000	0.000	0.000	0.000
5738	Improvement and Rehabilitation of Irrigated Plantations in Southern Zone 20-17-38-006789 / 01-07-2017 / Khanewal,Layyah,Sahiwal LO17007382 R	130.946	39.412	0.000	60.586	60.586	0.000	0.000	0.000
5739	Afforestation of Blank Reaches along Important Highways in the Punjab 20-17-38-006794 / 01-07-2017 / Bhakkar,Kasur,Khushab,Mianwali,Okara,Sargodha LO17007386 R	150.000	59.123	0.000	48.090	48.090	0.000	0.000	0.000
5740	Protection of Boundary of the Forest Area assigned to South Punjab Forest Company in D.G. khan Forest Circle 20-17-38-006799 / 01-07-2017 / Dera Ghazi Khan,Muzaffargarh,Rajanpur LO17007390 R	40.000	5.227	0.000	34.547	34.547	0.000	0.000	0.000
Total: Regular		5,320.853	2,377.805	0.000	1,705.143	1,705.143	331.984	68.018	451.237
Total: ON-GOING SCHEMES		5,320.853	2,377.805	0.000	1,705.143	1,705.143	331.984	68.018	451.237

کالم 1 میں اسکیم کا سیریل نمبر دیا گیا ہے۔

کالم 2 میں اسکیم کا ٹائٹل دیا گیا ہے۔

کال 3 میں اس اسکیم کا کل بجٹ دیا گیا ہے جو کہ مختلف برسوں میں اس اسکیم کو مختص کیا جائے گا۔(40 ملین روپے)

کالم 4 ہمیں بتاتا ہے کہ مالی سال 19-2018 کے آغاز تک (یعنی 30 جون 2018 تک) اس اسکیم پر کل لاگت کتنی آچکی ہے۔ کالم 5، 6 اور 7 سال 19-2018 میں اس اسکیم پر مختص شدہ بجٹ کے بارے میں معلومات دیتے ہیں۔ اس میں کالم 5 کیپٹل ڈویلپمنٹ بجٹ کے بارے میں بتاتا ہے جو کہ صفر ہے۔ کالم 6 میں ریونیو ڈویلپمنٹ بجٹ کے اعداد دیئے گئے ہیں۔ یہ رقم 34.547 ملین روپے ہیں۔ یہ وہی رقم ہے جو کہ مطالبات زر میں بھی اس سال کے ریونیو ڈویلپمنٹ بجٹ میں درج تھی۔ سال 19-2018 میں مختص شدہ بجٹ میں اگر آپ اس سال سے پہلے کی لاگت جمع کریں تو یہ 40 ملین روپے ہی بنتی ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کا یہی ہدف تھا کہ سال 19-2018 میں اس اسکیم کو مکمل کر لیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ کالم 8، 9 اور 10 میں اس اسکیم کے سامنے کوئی رقم درج نہیں ہے۔ یہ کالم اگلے تین برسوں میں بجٹ کے تخمینہ کے بارے میں بتاتے ہیں۔

اب 20-2019 کے ریونیو ڈویلپمنٹ بجٹ سے ایک بات تو واضح ہو گئی کہ اس اسکیم کو 19-2018 میں مختص شدہ بجٹ جاری نہیں کیا گیا اور نہ ہی 20-2019 کے بجٹ کے تخمینہ (Budget Estimates) میں کوئی رقم مختص کی گئی ہے۔ سال 2019-20 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا جائزہ لیں تو یہ اسکیم سرے سے غائب ہے۔ اسی طرح 21-2020 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں بھی اس اسکیم کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اس سے کیا نتیجہ نکالا جا سکتا ہے؟

سال 19-2018 سے قبل اس اسکیم پر 5.227 ملین روپے خرچ کیئے گئے۔ سال 19-2018 میں اس اسکیم کو مزید 99,000 روپے جاری کیے گئے اور اس کے بعد اس اسکیم کو ادھورا چھوڑ کر ختم کر دیا گیا۔

شہری ایسی اسکیموں کا فزیکل آڈٹ کر سکتے۔ اس اسکیم کے مقام پر جا کر خود دیکھ سکتے ہیں کہ کیا اس اسکیم کو ادھورا چھوڑ دیا گیا اور اگر یہ اسکیم واقعی مکمل ہو چکی ہے تو اس کے لیے اتنی بڑی رقم کیوں مختص کی گئی جبکہ اس کی ضرورت نہیں تھی۔

جب آپ بجٹ کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو ایسی سینکڑوں اسکیمیں ملیں گی۔ آپ اپنی آنکھوں کھلی رکھیں اور ایسی اسکیموں کے متعلق حکام سے پوچھتے رہیں۔

معلومات تک رسائی کا قانون آپ کو یہ حق دیتا ہے کہ آپ حکام سے بجٹ کے بارے میں معلومات لے سکیں۔

Centre for Peace and Development Initiatives (CPDI) is an independent, non-partisan and a not-for-profit civil society organization working on issues of peace and development in Pakistan. It is registered Under Section 42 of the Companies Ordinance, 1984 (XLVII of 1984). It was established in September 2003 by a group of concerned citizens who realized that there was a need to approach the issue of peace and development in a an integrated manner. CPDI is a first initiative of its kind in Pakistan. It seeks to inform and influence public policies and civil society initiatives through research-based advocacy and capacity building in order to promote citizenship, build peace and achieve inclusive and sustainable development. Areas of special sectoral focus include promotion of peace and tolerance, rule of law, transparency and access to information, budget watch, media watch and legislative watch and development.

BUDGET STUDY CENTRE

Centre for Peace and Development Initiatives

+92 51 831 27 94, 831 27 95
+92 51 844 36 33
info@cpdi-pakistan.org
/cpdi.pakistan
/cpdi_pakistan
/cpdi_pak

A Company setup under Section 42 of the Companies Ordinance, 1984